115781 ـ نماز جمعہ كے بعد اجتماعى دعا مانگنا

سوال

ہم دو ركعت نماز جمعہ ادا كرتے ہيں اور امام سلام پھيرنے كے بعد مقتديوں كى جانب منہ كر كے دعا مانگتا ہے اور ہم سب آمين كہتے ہيں، كيا ہمارا يہ فعل صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مومن كو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتدا اور پيروى كرنى چاہيے اس ليے جس سے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے روكا ہے اس سے رك جائے اور جس كا حكم ديا ہے اسے كيا جائے اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تمہارے ليے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ميں بہترين نمونہ جو اللہ سے ملاقات اور يوم آخرت كى اميد ركھتا ہے الاحزاب (21).

فرضى نماز ـ جمعہ وغيرہ ـ كے بعد امام كا دعا مانگنا اور مقتديوں كا آمين كہنا رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت نہيں، اور نہ ہى صحابہ كرام ميں سے كسى نے يہ عمل كيا ہے اگر يہ خير و بھلائى ہوتى تو صحابہ اس ميں ہم سے سبقت لے جاتے.

اس بنا پر يہ فعل مذموم اور بدعت ہے، اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم ميں سے جو كوئى بھى ميرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سارا اختلاف ديكھےگا، اس ليے تم ميرى اور ميرے خلفاء راشدين كى سنت كو لازم پكڑنا، اور اس پر سختى سے عمل كرنا اور نئے نئے كاموں سے اجتناب كرنا، كيونكہ ہر نيا كام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہى ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4607) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور نبى كريم صلى اللہ كا يہ بھى فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى كوئى ايسا كام كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718) یہ الفاظ مسلم کے ہیں.

شاطبی رحمہ اللہ اپنی کتاب " الاعتصام " میں بیان کرتے ہیں:

" فرضی نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کرنا بدعت ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا، اور نہ ہی صحابہ کرام نے اور ان کے بعد آئمہ نے بھی ایسا نہیں کیا "

دیکھیں: الاعتصام (1 / 349 ـ 355).

لہذا اس بدعت کو ترک کرنا ضروری و واجب ہے، اور ان شرعی اذکار اور دعاؤں کا خیال رکھنا چاہیے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرضی نماز کے بعد کیا کرتے تھے اور جو کوئی دعا کرنا چاہتا ہے تو وہ خفیہ طور پر کرے.

مزید آپ سوال نمبر (10491) اور (21976) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .